فکر و نظر........... اسلام آباد　　جلد: ۴۸　　شمارہ: ۳

خواتین کے لئے منہج دعوت و ارشاد
(سلسلہ مجددیہ کے مکتوبات کی روشنی میں)

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس☆

Abstract

The sufis proved to be the greatest experts of human psychology among those people who struggled to spread the message of Islam.

In performing the obligation for dawah and tazkiah of human spirit they kept an eye on the circumstances and the situation at hand. They also preached and struggled for the well being of females under shariah. This is why there are some female names too in sufis. In subcontinent the great movement of mujaddadi sufis also did not ignore needs for betterment and education of women in society. For the Tazkiah (purification) of beliefs, dealings and knowledge the study of these sufis, letters are of a fundamental importance. The basic directions for betterment and grooming of women can be derived from these letters.

اسلام نے انسان کو جو شرف و کمال اور عزت و وقار عطا کیا اس کا دائرہ صرف مردوں تک محدود نہیں بلکہ اس شرف و بزرگی میں خواتین بھی شریک ہیں۔ قرآن کریم کے خطاب **یایھا الذین أمنوا** میں خواتین بھی مخاطب ہیں۔ علاوہ ازیں سورۃ احزاب میں دس اعتقادی، عملی اور اخلاقی صفات کے تذکرہ میں ان کو برابر شریک کیا۔(۱) اسلام نے مرد و زن کے جسمانی فرق کی تفاوت اور خواتین کے کارگاہ حیات میں جداگانہ ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا کیوں کہ معاشرتی نظام کو جاری رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے مگر روحانی تفاوت میں وہ کسی سے بھی کم نہیں۔ روحانی تکامل کے نتیجہ میں اجر مرتب ہونے کی جہت سے دونوں اصناف میں قرآن کوئی فرق نہیں کرتا۔

﴿من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن فآولئک یدخلون الجنة﴾(۲)

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور

(جو نیک کام کرتا ہے، مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ ایماندار ہو، تووہ جنت میں داخل ہوں گے)

اس دنیا میں آرام و سکون اور امن و محبت کا معاشرہ قائم کرنے کے لیے ایمان کے ساتھ دونوں کی صالحیت پر مبنی مشترکہ جدوجہد کو لازمی قرار دیا ہے، اس کے نتیجہ میں آخرت میں مرتب ہونے والے اجر کے اعتبار سے بھی دونوں کو مساوی ٹھہرایا۔

﴿من عمل صالحا من ذکر اوانثی وھو مومن فلنحیینه حیوۃ طیبة ولنجزینھم اجر ھم باحسن ماکانوا یعملون﴾(۳)

(جو بھی نیک کام کرے، مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو ہم اسے ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم انہیں ان کا اچھے اور مفید کاموں کے عوض جو وہ کیا کرتے تھے ضرور اجر دیں گے)

مرد ہو یا عورت جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا، بشرطیکہ وہ مومن ہو، ہم اسے حیات طیبہ عطا کریں گے اور ہم ضرور دیں گے انہیں ان کے اچھے (اور مفید) کاموں کا اُجر جو وہ کیا کرتے تھے۔

اس وجہ سے نبی کریم ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے بھی خصوصی احکامات ارشاد فرمائے کیونکہ اس طبقہ کی صحیح رہنمائی اور تربیت ہی سے معاشرہ کا توازن و اعتدال قائم رہ سکتا ہے۔ آپ نے ان کی درخواست پر ان کی تعلیم کے لیے ایک علیحدہ دن بھی مقرر فرمایا۔(۴)

آپ کی ان تعلیمات کی روح پر عمل کرتے ہوئے صوفیہ نے بھی خواتین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ البتہ یہ اہتمام شریعت کے اصولوں کے مطابق پردہ میں ہوتا۔ مرد و زن کے جس اختلاط سے شریعت نے منع کیا ہے خانقاہوں میں اس کی کبھی بھی اجازت نہ رہی۔

تعلیم و تربیت کا یہ سلسلہ شریعت کی پابندی اور حدود و قیود کے ساتھ جاری رہا۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیہ کے تذکروں میں صالحات کے تذکرے کے لیے علیحدہ باب قائم کیے گئے، ابی عبدالرحمٰن محمد بن الحسین السلمی (۳۶۵ھ-۴۱۲ھ) نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی۔(۵) نفحات الانس میں ۳۰ سے زائد صالح خواتین کا ذکر کیا۔ اس باب کا عنوان: ''فی ذکرالنساء العارفات الواصلات الی مراتب الرجال''(۶) رکھا۔ آغاز بایں الفاظ کیا:

''وکل ماںذکرہ من ھؤلاء الرجال باسم الرجال فقد یکون منھم النساء ولکن یغلب ذکرالرجال قیل لبعضھم کم الابدال قال اربعون نفسا فقیل له: لم

لاتقول اربعون رجالا فقال: قدیکون فیهم النساء''(۷)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں ''ذکر بعضے از نسائے صالحات''(۸) کے عنوان سے چند عارفہ خواتین کا ذکر کیا۔ حضرت ابو الحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خاتون کے احوال و مقامات پر تفصیلی نوٹ لکھا۔(۹)

خواجہ باقی باللہ(۱۰) اور آپ کے بعد آپ کے تربیت یافتہ نامور خلیفہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تزکیہ وتعلیم نسواں کے آثار مکاتیب میں دیکھے جا سکتے ہیں۔(۱۱) مجددی حضرات کے ہاں مخاطب خواتین میں معاشرہ کی عام خواتین کے علاوہ امراء کی خواتین اور شاہزادیاں بھی شامل ہیں۔ ایسے مکاتیب کے مضامین پر مجموعی طور پر نظر ڈالیں توان میں اصلاح عقائد و اعمال کے علاوہ اوراد و وظائف کی تلقین کے مضامین بھی شامل ہیں۔ بعض خواتین نے اپنے باطنی احوال لکھے تو ان کو اس کا جواب بھی دیا گیا۔ ان مکاتیب سے مجددی صوفیہ کے سیاسی ماحول پر گرفت اور سیاسی اصلاح کے طریق کار کی وضاحت بھی ہوتی ہے۔

اصلاح عقائد و اعمال کے لیے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ارادت مند صالح خاتون کو خط لکھا، اس خط کا عنوان ''دربیان عقائد دینیہ و ترغیب برعبادات شرعیہ''(۱۲) رکھا گیا۔ آپ نے اس مکتوب میں اہل سنت کے ۱۴ عقائد عام فہم الفاظ میں بیان کئے۔ ان میں وجود باری تعالیٰ اور اس سے متعلقہ مباحث، صفات ثمانیہ، علم الٰہی، دیدار الٰہی، انبیاء کرام اور ان کی بعثت کی ضرورت و اہمیت، ملائکہ پر ایمان قیامت، خلفائے اربعہ کی فضیلت اور مشاجرات صحابہ میں اہل سنت کا مؤقف جیسے اہم اعتقادی اور کلامی مباحث شامل ہیں۔ ایمان کی تعریف اور وضاحت بایں الفاظ کی ''و ایمان عبارت از تصدیق قلبی است بہ اموری کہ ازدین بہ طریق ضرورت و تواتر بہ ثبوت پیوستہ است، و اقرار لسانی نیز بہ آن امور ضرورت (است) ان امور کی وضاحت کرتے ہوئے وجود صانع اور توحید، کتب و صحائف کا منزل من اللہ ہونا، انبیاء کرام ملائکہ آخرت پر ایمان جس میں اجساد کے ساتھ اٹھنا، عذاب دوزخ اور بہشت کا دائمی ہونا، آسمانوں کا انشقاق، ستاروں کا جھڑنا، پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا'' اس عبارت میں انتہائی اختصار کے ساتھ ضروریات دین کی وضاحت بیان کر دی۔(۱۳) چونکہ ایک عام خاتون کے اعتقادات کو مضبوط و مربوط کرنا تھا اس لیے علم العقائد کے پیچیدہ اور فنی مباحث سے اجتناب کیا۔ اس سے آپ کی داعیانہ شان بھی اجاگر ہوتی ہے، عقیدہ چونکہ بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اعمال میں عقیدہ کی جھلک و پرتو نظر آتا ہے۔ اس لیے عقائد کے بعد اعمال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا: ''بعد از

تصحیح اعتقاد، از اتیان اعمال ہم چارہ نبود ۔ پیغمبر فرمودہ علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام کہ بنای اسلام برپنج چیزاست‘‘(۱۴)

اعمال کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور اذکار مسنونہ کی تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مطالعہ کی تلقین بھی کی ایک صالح خاتون کو نصیحت کر رہے ہیں ’’و از کتاب ہای فقہ کہ بہ عبارت فارسی نوشتہ اند، دررنگ ترغیب الصلوٰۃ و تیسیرالاحکام و امثال اینھا باید کہ ھمہ وقت باخود دارند و مسائل شرعیہ را از آنجا اخذ نمایند و بہ عمل درآرند‘‘(۱۵) گویا آپ یہ چاہتے ہیں کہ خواتین فقہی مسائل سے آگاہ ہوں اور اپنے پاس مستند کتب فقہ رکھیں اور ان کے مطابق عمل کریں، اس مکتوب سے اگر ایک طرف آپ کے ہاں دینی تعلیم برائے خواتین کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے تو دوسری طرف اس دور کی خواتین کے دینی ذوق کا اندازہ بھی بآسانی لگایا جا سکتا ہے، بلکہ اس مکتوب میں آپ ایک اہم اصول بھی بیان فرما رہے ہیں جو صرف خواتین ہی کے لیے نہیں ہر فرد کے لیے اہم ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان کتابوں کے مقابلہ میں گلستان کا مطالعہ بھی فضول اور لایعنی ہے۔ دین میں جس چیز کی ضرورت ہے اس کو لازم جاننا چاہیے اور اس کے علاوہ کسی اور طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے۔(۱۶) اعمال میں نیت کو بنیادی و اساسی اہمیت حاصل ہے۔ اس حوالہ سے اس مکتوب میں لکھا کہ ہر عمل میں نیت رضائے الٰہی کی ہونی چاہیے۔ جن اعمال سے اجتناب کرنا چاہیے اس کی تفصیل ایک دوسرے مکتوب ۱۷ میں کی گئی جس کو سورۃ الممتحنہ کی آیت ﴿**یایھا النبی اذاجاء ک المومنت یبا یعنک علی ان لایشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولایعصینک فی معروف فبا یعھن واستغفرلھن اللہ ان اللہ غفور رحیم**﴾ (اے نبی مکرم! جب آپ کی خدمت میں مومن عورتیں حاضر ہوں تاکہ اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہیں لگائیں گی جھوٹا الزام جو انہوں نے گھڑ لیا ہو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان اور نہ آپ کی نافرمانی کریں گی کسی نیک کام میں تو (اے میرے محبوب) انہیں بیعت فرما لیا کرو اور اللہ سے ان کے لیے مغفرت مانگا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے) کی تفسیر بالماثور کہنا مناسب ہو گا۔ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے خاتون کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت عورتوں کا ہاتھ نہیں چھوا۔ پھر شرک، کافروں کی رسمیں بجا لانا، چوری کرنا، بدکاری، اولاد کو قتل کرنا، بہتان و افترا، جیسے اعمال قبیحہ سے اجتناب پر سیر حاصل بحث کی، فارسی کے تقریباً دس صفحات پر مشتمل اس طویل مکتوب کے مطالعہ سے اس دور میں خواتین کے طبقہ میں پیدا ہونے والی

غلط رسوم و رواج کا علم بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے احکام شرعیہ کی پابندی کے ساتھ ان چیزوں کی تلقین کی۔

۱۔ تمام نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرنا اور ان کو شراب کی طرح حرام اور برا جاننا۔
۲۔ گانا بجانے سے پرہیز بھی ضروری ہے کیونکہ یہ لہو و لعب میں داخل ہے۔
۳۔ بدشگونی کا ہرگز اعتبار نہ کریں اور یہ عقیدہ بھی نہ رکھا جائے کہ ایک کا مرض دوسرے کو لگ جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدشگونی اور مرض کے متعدی ہونے کی نفی فرمائی ہے۔
۴۔ کاہن اور نجومی کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔ ان سے غیبی باتیں ہرگز دریافت نہ کی جائیں۔
۵۔ جادو خود بھی نہ کریں اور جادوگر کو بھی کام میں نہ لائیں کیونکہ یہ قطعی طور پر حرام ہے۔
۶۔ ہندوؤں کے بڑے دنوں کی تعظیم کرنا اور ان کی مشہور رسموں کو بجا لانا بھی سراسر شرک اور کفر کے لائق ہے۔ جیسا کہ دیوالی کے دنوں میں جاہل مسلمان اور ان کی عورتیں کافروں کی رسموں کو بجالاتی ہیں اور اپنی عید جیسی خوشی مناتی ہیں اور کافروں کی طرح اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو ہدیے بھیجتی ہیں اور اس موسم میں کفار کی طرح اپنے برتنوں کو رنگین کر کے ان کو سرخ رنگین چاولوں سے بھر کر بھیجتی ہیں اور اس موسم کا بڑا اعتبار اور اہتمام کرتی ہیں۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور میں چوں کہ غیر اسلامی رسمیں، معاشرہ میں رچ بس گئی ہیں۔ اس لیے آپ نے اپنی ارادت مند خواتین کو بالخصوص اور دیگر مومنات کو بالعموم انتہائی سخت فقہی اسلوب میں منع فرمایا۔ یہ مکتوب مشائخ کی ہر دور میں ذمہ داریوں اور فرائض کی بنیادوں کا تعین بھی کرتا ہے۔ اس مکتوب کے آخر میں آپ نے آج کی اور اس دور کی بھی ایک غلط فہمی کی اصلاح فرمائی ہے۔ شیخ کی ضرورت پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ اس صالح خاتون کو لکھتے ہیں: ''نجات کا طریقہ اور چھٹکارہ کا راستہ اعتقاد و عمل میں صاحب شریعت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت ہے۔ استاد اور پیر کو بھی اسی غرض کے لیے پکڑتے ہیں کہ شریعت کی طرف رہنمائی کریں اور ان کی برکت سے شریعت پر اعتقاد اور عمل میں آسانی اور سہولت پیدا ہو نہ یہ کہ مرید جو چاہیں کرتے پھریں، جو چاہیں کھاتے پھریں اور پیران ان کے لیے ڈھال بن جائیں گے اور ان کو عذاب سے بچائیں گے۔ وہاں بھی حق تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتے اور راضی اس وقت ہو گا جب شریعت کے مطابق عمل کرنے والا ہو گا۔ البتہ بشریت کے تقاضے کی بنا پر اگر کوئی لغزش اس سے ہوئی ہے تو شفاعت کے ذریعے اس کا تدارک ممکن ہے۔(۲۰)

خواجہ میر محمد نعمان۔(۲۱) کی زوجہ کے نام ایک خط میں خصوصاً یہ نصیحت بھی فرمائی کہ امام اعظم

رحمۃ اللہ علیہ نے عورتوں کے زیورات میں بھی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے(۲۲) خواجہ میر محمد نعمان کے نام ایک خط میں ان کی مذکورہ اہلیہ کے لیے یہ نصیحت بھی درج کی: ''وباید کہ خدمت شمارا غنیمت دانستہ و در رضا جوئی شما باشد''(۲۳) کہ وہ آپ کی (یعنی شوہر کی) خدمت کو غنیمت جانیں اور آپ کی رضا جوئی میں مشغول رہیں، گویا اس خط میں بھی تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں آپ نے خاتون کے لیے دائرہ کار متعین کیا۔ اس دور میں بھی، شاید آج کل کی طرح، عورتوں کو یہ وہم تھا کہ ذکر اذکار کے اثرات مرتب ہونا ضروری ہے۔ آپ نے اس غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے لکھا کہ آخرت کو پیش نظر رکھ کر ذکر میں مصروف ہونا چاہیے۔ رہ گئی اثرات و لذت تو ''چہ درکار است کہ لذت تمام در ذکر پیدا شود و چیزھا در نظر آید، آن خود داخل لھو و لعب است(۲۴)۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ ذکر میں لذت پیدا ہو اور کچھ نظر آئے یہ بھی لھو و لعب میں داخل ہے۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی تعلیم و تزکیہ بذریعہ مکتوب نگاری کا رجحان مجددی حضرات میں موجود رہا۔ خواجہ محمد سعید(۲۵) آپ کے لخت جگر ہیں۔ ان کے ہاں بھی خواتین کے نام مکاتیب ملتے ہیں ایک خط تعزیت نامہ ہے جو بی بی خانمی بنت تربیت خاں کو غالباً ان کے بیٹے کی وفات پر لکھا گیا اس میں آپ نے وضاحت کی کہ **فعل الحکیم لایخلوعن الحکمۃ** اور مرحوم کے لیے دعائیہ کلمات لکھے۔(۲۶) آپ کے مجموعۂ مکاتیب میں عبدالرحیم خان خاناں(۲۷) کی بیٹی کے نام بھی ایک خط ہے۔ اس کو ابتداء میں نصائح کا آغاز ان الفاظ سے کیا: ''وچوں اتباع شریعت مطہرہ دو جزء است، اتیان مراضی و اجتناب از معاصی''(۲۸) بعد ازاں شریعت مطہرہ کی پابندی اور سلوک نقشبندیہ کی وضاحت کی اور سلوک کی مختلف منازل کا تذکرہ کیا۔

خواتین کو تلقین و نصائح کا یہ سلسلہ مکتوبات معصومیہ میں بھی نظر آتا ہے۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مکتوبات معصومیہ اور اس کے بعد مرتب ہونے والے مجموعہ ہائے مکاتیب میں خواتین کے نام مکاتیب میں شغل باطنی، باطنی کیفیات اور مجددی اذکار و وظائف کی تفصیلات بڑھتی گئی ہیں۔ خواتین اپنے رشتہ دار یا شہر سے سرہند حاضر ہونے والے لوگوں کے ہاتھ رقعات ارسال کرتیں۔ خواجگان سرہند کی طرف سے جواب دیا جاتا۔ مکتوبات معصومیہ (مکتوب ۸۹)(۲۹) کے مطالعہ سے اس حقیقت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس مکتوب کا اختتام ان الفاظ پر کیا ''جس قدر غفلت زائل ہو گئی ہے اور حضوری حاصل ہو گئی ہے ایک نعمت ہے کوشش کریں کہ باطن سے غفلت پوری طرح سے دور ہو جائے اور حضور کامل کہ جس کے بعد غیبت نہ ہو حاصل ہو جائے۔ یہی حضور جب غالب آجاتا ہے تو نفس حاضر درمیان سے اٹھ جاتا ہے، حق سبحانہ کا حضور خود بخود حاصل ہو جاتا ہے،(۳۰) یہ مکتوب

بتاتا ہے کہ خواتین آپ کی دعاء و توجہات سے کاملیت کے مقامات طے کرتیں۔ حاجی بیگم کے لیے آپ فنائے حقیقی کے حصول اور نفس امارہ کا نفس مطمئنہ کے درجہ پر فائز ہونے کا ذکر کیا۔

توحید خواص جیسے دقیق مسئلہ کے معارف و حقائق بھی ایک خاتون کے لیے آپ نے وضاحت سے بیان فرمائے۔(۳۲) ماہ جیو نے مجددی طریقہ کے اذکار کی بابت معلوم کیا تو آپ نے ذکر اسم ذات ذکر نفی و اثبات، وقوف قلبی مراقبہ اور تصور شیخ کی وضاحت پر مبنی تفصیلی خط لکھا۔(۳۳) سیدہ بی بی کو صبح و شام کے مختلف وظائف اور ماثورہ دعاؤں کی تفصیلات لکھتے ہوئے آغاز بایں الفاظ کیا:

> ''عصمت پناہ عفت دستگاہ ہمیشرہ دینی سیدہ بی بی ازیں جانب سلام عافیت انجام خوانند معلوم آں ہمشیرہ باشد کہ دنیا جائے عیش و آسائش نیست محل کشت و کار است و موطن طاعت و عبادت''(۳۴)
>
> (عصمت پناہ غفلت دستگاہ ہمشیرۂ دینی سیدہ بی بی اس جانب سے سلام پڑھیں اس ہمشیرہ کو معلوم ہو کہ دنیا عیش و آسائش کی جگہ نہیں ہے کھیتی اور کام کرنے کی جگہ اور طاعت و عبادت کا مقام ہے)

اور اختتام ان الفاظ سے کیا: ''و ایں استغفار نیز بست و پنج بار ہر روز بگویند **استغفراللہ الذی لاالہ الاھو الرحمن الرحیم الحی القیوم الذی لایموت واتوب الیہ رب اغفرلی** ایں استغفار جلیل القدر رابزرگان روز و شب مداومت کردہ اندو منافع و فوائد آنرا بیش از بیش مشاہدہ نمودہ در حدیث آمدہ است ہر کہ این استغفار بگوید در روزے بست و پنج بار ہیچ مکروہی درخانہ خود واز خود و شہر خود نہ بیند و برائے برآمدن حاجات وکشایش مشکلات کلمہ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** پانصد باربگویند و اول و آخر درود بخوانند لااقل صدبار(۳۵) (اور استغفار بھی پچیس بار ہر روز کہیں استغفر...... بزرگوں نے اس استغفار کی روز و شب مداومت کی ہے اور اس کے منافع و فوائد کو بہت زیادہ مشاہدہ کیا ہے، حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو ایک دن میں پچیس بار کہے گا وہ اپنے گھر میں اور اپنے آپ سے اور اپنے شہر سے کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا اور حاجات برآری وحل مشکلات کے لیے کلمۂ لاحول...... پانچ سو بار کہیں اور اس کے اول و آخر درود شریف پڑھیں جو سو بار سے کم نہ ہو) یہ اقتباس ظاہر کرتے ہیں کہ حضرات مجددیہ نے خواتین کی اصلاح و تربیت کے لیے جو لائحہ عمل مرتب کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے تابع ہے۔

اس نقطہ نظر سے اگر خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (۳۶) کے مکاتیب دیکھیں تو یہاں بھی

خواتین کے نام پندرہ مکاتیب ملیں گے جن میں ۱۱، روشن رائے بیگم(۳۷) جو اورنگ زیب کی بہن ہیں، کے نام ہیں، ان پندرہ مکاتیب میں درج بالا موضوعات کے علاوہ باطنی حقائق و لطائف سے متعلقہ ابحاث کی کثرت ہے۔ چونکہ یہ عام قارئین کی دلچسپی کا موضوع نہیں اس لیے چند مکاتیب کے عناوین درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:

۱۔ درتحریص برمحاسن ذکر و بیان آن کہ سرعت تاثیر مخصوص این طریقہ است......

۲۔ دربیان فنائے نفس بہ طریق اجمال۔(۳۸)

۳۔ دربیان آنکہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہرچہ می بینند درخودمی بینند......(۳۹)

۴۔ دربیان آنکہ ہر زمین را فیض علیحدہ است و ذکر مکاشفہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔(۴۰)

۵۔ درجواب آنچہ عدم یافت احوال باطن نوشتہ بود و بیان اختلاف مشائخ درفقدان و وجدان و ترجیح اول برثانی۔(۴۱)

۶۔ دربیان آنکہ لطائف خمسہ عالم امر اسرار الٰہی اندوہرکدام آنہا زیرقدم نبی است از انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔(۴۲)

یہی صوفیانہ مباحث شیخ عبدالاحد وحدت گل(۴۳) کے مکاتیب میں نظر آتے ہیں۔ شہزادی زیب النساء(۴۴) بنت اورنگ زیب کے نام مکاتیب میں صوفیانہ مباحث اور عرفانی اسلوب بیان کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ سلسلہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرنے والی شخصیت حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ(۴۵) کی ہے۔ آپ کے مکاتیب میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی اہلیہ کے نام ایک خط ملتا ہے۔ اس خط کے مندرجات عمومی اور عرفانی تربیت کے حوالہ سے بہت اہم ہیں ''عمومی ہدایات یہ ہیں: ''اگر بزرگوں کے ساتھ ادب اور چھوٹوں کے ساتھ محبت اور شفقت سے زندگی بسر کریں تو کوئی شخص آپ کی برائی نہیں کر سکتا ہے اور شوہر کی فرمانبرداری اور خدمت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس پر دارین کی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی موقوف ہے اور قہر اور غصے کو پی جانا چاہیے اور نامناسب کلمات زبان پر نہ لانا چاہیے۔ نماز کی ادائیگی میں پابندی کرنی چاہیے۔ اور اس کے بعد کسی شخص کی کیا مجال ہے کہ آپ کو اذیت پہنچائے اور یہ فقیر جو آپ کا طرف دار ہے۔ اگر آپ میری بات غور سے سنیں تو بہت بہتر ہے ورنہ میں اور آپ دونوں عقلمندوں کے سامنے مورد الزام اور شرمندہ ہوں گے اور حج کرنے جانے کے لیے کون سا ایسا مسلمان ہے جو کسی دوسرے مسلمان کو منع کرے گا لیکن شرط یہ ہے کہ اس پر فرض ہو۔ آپ پر فرض نہیں جو کچھ میں نے لکھا اس پر عمل

کرنا ضروری ہے۔(۴۶) ان معاشرتی اور دینی معاملات کی تلقین کے بعد درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں جو تصوف کے حوالہ سے بہت اہمیت رکھتا ہے: ''اگر خواتین کو توفیق ہو اور آپ سے توجہ چاہیں تو اس کی آپ کو اجازت ہے۔ اس کا اثر ہوتا ہے بزرگوں سے قوی امید ہے اور کبھی کبھی میں آپ کو توجہ دیتا ہوں اور ترقی ظاہر ہوتی ہے۔(۴۷)

مکاتیب کے ان اقتباسات اور جائزہ سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں صوفیہ نے خواتین کی تبلیغ و اصلاح اور تزکیہ و تربیت کے فریضہ کو انجام دیا۔ عام خواتین اور دربار سے متعلقہ لوگوں کے اہل خانہ کی اصلاح و تربیت کے ذریعہ مجددی سلسلہ کے صوفیہ نے سماجی وسیاسی اصلاح کا فریضہ انجام دیا۔

حوالہ جات

۱۔ سورۃ الاحزاب:۳۵

۲۔ سورۃ المومن:۴۰

۳ سورۃ النحل:۹۷

۴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی اُمّتہ من الرجال والنساء ...... رقم الحدیث: ۷۳۱۰

۵۔ یہ کتاب ابی عبدالرحمٰن محمد بن الحسین السلمی کی طبقات الصوفیۃ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ Rkia Elaroui Cornell Early Sufi Women کے نام سے کیا اور ساتھ ہی عربی متن شائع ہو چکا ہے۔ Cornell نے اس کتاب کے حوالہ سے مبسوط مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔ اس کا عربی متن مصطفیٰ عبدالقادر عطا کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیۃ-بیروت سے ۲۰۰۲ء/۱۴۲۴ھ میں شائع ہوا۔ کتاب کا پورا نام ''ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات'' ہے اور اس میں ۸۴ صوفی خواتین کے حالات جمع کیے گئے ہیں زین الدین محمد عبدالرؤف المناوی کی کتاب جو بیروت سے ۵ جلدوں میں شائع ہوئی کئی صوفی خواتین کے احوال اس میں مذکور ہیں۔ کتاب کا نام الکواکب الدریۃ فی تراجم السادۃ الصوفیۃ ہے۔ Cornell نے انگریزی کتاب میں بطور ضمیمہ ابن الجوزی کی کتاب صفۃ الصفوہ سے ۱۶ صوفی خواتین کا تذکرہ بھی کیا۔ خواتین صوفیہ کے حوالہ سے Margarat Smith نے لکھا:

It was the development of mysticism (sofism) within Islam which gave women their great opportunity to attain the rank of sainthood. (p.1)

مزید یہ بھی لکھا: The high position attained by the women sofis is attested further by the fact that the sofis themselves give to a woman the first place among the earliest Muhammadan mystics and have chosen her to be the representative of the first development of mystiasm in Islam. (Smith,

Margaret, Rabia the Mystic and Her Fellow saints In Islam, Hijra Publihers,
Mystical Dimansions of Islam نے Annemarie Schimmel)Lahore, 1983, p.3
میں The Feminine Elemant in sufism کے عنوان سے ص: 426-435 پر سیر حاصل بحث کی۔ مگر مشمل کی تمام آراء سے اتفاق مشکل ہے۔ Cornell نے بھی بصری اور شامی خواتین کے صوفی مکاتب کا ذکر کیا ہے۔

Cornell, Rkia Elarovi, Early Sofi women, Suhail Acadcmy Lahore 2005, p61, 63

۶۔ جامی عبدالرحمٰن، نفحات الانس من حضرات القدس از انتشارات کتاب فروشی محمودی، ص: ۶۱۵ تا ۶۳۶

۷۔ ایضاً ص: ۶۱۵

۸۔ عبدالحق، شیخ، اخبار الاخیار مع مکتوبات، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، ۲۰۰۹ ص: ۲۹۴-۲۹۸۔

۹۔ امۃ الجمیل عرف جمیلہ (م:۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) کے بارہ میں شاہ ابوالحسن (م: ۲دسمبر ۱۹۹۳ء) لکھتے ہیں: ''آپ نے اپنے نانا محدث دارالہجرۃ حضرت شاہ عبدالغنی اور اپنے حضرت والد سے پڑھا تھا اور نسبت شریفہ بہ درجہ اتم حاصل تھی''، فاروقی، شاہ ابوالحسن زید، مقامات خیر، شاہ ابوالخیر اکادمی دہلی، ص: ۱۰۹۔

۱۰۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زیر ترتیب کتاب میں بعض خواتین کو حضرت خواجہ باقی باللہ (۹۷۱ھ-۱۰۱۲ھ) کے خلفاء میں شمار کیا ہے وہ نام یہ ہیں: بی بی دولت قرشیہ، بی بی فاطمہ، بی بی قطب

۱۱۔ حضرات القدس میں درج یہ واقعہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔

''خواجہ محمد ہاشم (م:۱۰۵۴ھ) نے بتایا کہ ایک دن حضرت مجدد زنانہ مکان میں تشریف رکھتے تھے کہ آپ کی صاحبزادی ام کلثوم جو اس وقت سات سال کی تھیں استاد کے پاس سے پڑھ کر آئیں اور بہت افسوس ظاہر کیا کہ من ہمہ شمارا از حق سبحانہ غافل می یا بم'' حضرت ایشان فرمودند کہ بی بی ! ایں حال برشمار از کجا پر تواندخت؟ صاحبزادی نے عرض کی کہ آپ فلاں عورت کو ذکر کی تلقین کر رہے تھے، من حاضر بودم اور اس کا اثر بیان کرتے ہوئے عرض کی: ازاں روز دل مرا شغولی گرفتہ است ہیچ گاہ برمن غفلت طاری نمی شود و حال ہیچ دل برمن پوشیدہ نیست (بدرالدین سرہندی، شیخ حضرات القدس، مقدمہ، تحقیق، تصحیح، مولانا محبوب الٰہی محکمہ اوقاف پنجاب، ۱۹۷۱ء، ص :۲۹۸)

۱۲۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب :۱۷

۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً دفتر سوم، مکتوب:۴۱

۱۸۔ سورۃ الممتحنۃ:۱۲

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ خواجہ میر محمد نعمان حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے نامور خلیفہ ہیں آپ کی ولادت ۹۷۷ھ میں ہوئی۔ سال وصال ۱۰۵۸ھ ہے۔ احوال حیات کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔ حضرات القدس جلد۲، ص ، ۲۹۹۔۳۱۱

۲۲۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۳۴

۲۳۔ ایضاً مکتوب ۱۲

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ خواجہ محمد سعید (۱۰۰۵ھ/۱۵۹۶ء۔۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں، آپ کے احوال حیات کا مفصل تذکرہ شیخ عبدالاحد نے لطائف المدینہ میں کیا ہے۔ علاوہ ازیں حضرات القدس جلد دوم، ص :۲۳۴۔۲۶۲ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ کے مکتوبات کا مجموعہ ایک جلد میں ہے اور ''مکتوبات سعیدیہ'' کے نام سے معروف ہے۔ اس میں کل ۱۰۰ مکاتیب ہیں جو فارسی اور عربی زبان میں ہیں ان کے جامع حضرت مولانا محمد فرخ ہیں۔ یہ ،مکتبہ حکیم سیفی۔لاہور سے، محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کی اعانت سے ۱۳۸۵ء میں شائع ہوئے۔

۲۶۔ مکتوبات سعیدیہ، مکتوب: ۷۷

۲۷۔ عبدالرحیم خان خاناں (۹۶۴ھ۔۱۰۲۶ھ) بن بیرم خاں عہد مغلیہ کا ایک معروف نام ہے۔ علم دوستی کی وجہ سے بھی شہرت ہے۔ ایک جلد ساز ان دنوں وسط ایشیا سے بھاگ کر آیا تو آٹھ ہزار ماہانہ پر اسے رکھ لیا۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے ۱۳ مکتوب آپ کے نام ہیں۔ حسن عزیز جاوید نے اس علم پرور امیر کے دوھے ''عبدالرحیم خانخانان اور ان کے دوھے'' کے نام سے مرتب کئے جو ۱۹۶۸ء میں ''شائستہ ادب'' کراچی سے شائع ہوئے اس میں احوال حیات بھی درج ہیں۔

۲۸۔ مکتوبات سعیدیہ، مکتوب :۵۸ (اتباع شریعت کے دو جز ہیں ایک اللہ کی رضا کے مطابق عمل اور دوسرا گناہوں سے بچنا)

۲۹۔ مکتوبات معصومیہ، حضرت خواجہ محمد معصوم (۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء۔۱۰۷۹ھ/۱۶۶۸ء) حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے دوسرے بیٹے ہیں۔ آپ کے مکاتیب تین جلدوں میں ہیں، ان کی تعداد ۶۵۲ ہے۔ تینوں دفتروں کا اردو ترجمہ سید زوار حسین شاہ نے کیا اور ادارہ مجددیہ۔کراچی سے شائع ہوا۔ تینوں جلدوں کا ملخص نسیم احمد فریدی نے تیار کیا۔ ترکی ترجمہ مستقیم زادہ سلیمان سعد الدین نے کیا۔ (مقامات معصومی جلد اول ص :۲۰۰۱۔۲۵۳) پروفیسر محمد اقبال مجددی نے آپ کے احوال و آثار و تعلیمات پر مشتمل مقامات معصومی کو چار جلدوں میں (مقدمہ، ترجمہ، متن، حواشی) ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور سے ۲۰۰۴ء میں شائع کروایا۔

۳۰۔ مکتوبات معصومیہ دفتر سوم ، مکتوب :۸۹

۳۱۔ ایضاً مکتوب:۱۸۴

۳۲۔ ایضاً، دفتر اول ، مکتوب:۲۳

۳۳۔ ایضاً دفتر دوم، مکتوب:۱۱۳

۳۴۔ ایضاً مکتوب:۳۳

۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ خواجہ سیف الدین (۱۰۵۵۔۱۰۹۵ھ) حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے پانچویں فرزند ہیں۔ اورنگ زیب نے مدارج روحانیہ آپ کی تربیت سے حاصل کئے۔ بادشاہ سے اس مصاحبت کا مقصد حاجت مندوں کی

ضرورتوں کی تکمیل کے علاوہ: ترویج سنت و توہین اہل بدعت کہ درین آخرالزمان بے معاونت و مخالطت سلاطین محال است (مکتوبات سیفیہ مکتوب:۱۶۱) تھا۔ آپ کے مکتوبات، مکتوبات سیفیہ کے نام سے معروف ہیں۔ ان کی تعداد ۱۹۰ ہے اور ان کو مولانا محمد اعظم نے جمع کیا۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے بقول: ’’گویا مذکورۂ بالا ملکی اور بیرونی سلاطین، امراء اور علماء سبھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کا لکھنے والا، ورع و تقوی، خلوص و کمال میں کس قدر بلند تربیت ہو گا۔‘‘ (مقدمہ مکتوبات) یہ مکتوبات نایاب تھے۔ باقیاتِ جہانِ امامِ ربانی کی تیسری جلد میں ان کے فارسی متن کو شائع کر دیا ہے۔

۳۷۔ عام تاریخوں میں نام روشن آرا ہے۔ ان مکاتیب میں روشن رائے بیگم ہے یہ داراشکوہ سے چھوٹی تھی۔

۳۸۔ مکتوبات سیفیہ، مکتوب: ۷ اور ۸ باقیات جہان امام ربانی، جلد ۳ ص :۸۷۔۸۸

۳۹۔ ایضاً مکتوب: ۱۰/ ایضاً ص: ۹۲

۴۰۔ ایضاً مکتوب: ۷۷/ ایضاً ص: ۱۸۵

۴۱۔ ایضاً مکتوب: ۷۳/ ایضاً ص: ۱۷۷

۴۲۔ ایضاً مکتوب: ۱۵/ ایضاً ص: ۲۴۶

۴۳۔ شیخ عبدالاحد وحدت گل (۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰۔۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء) خواجہ سعید کے بیٹے ہیں۔ ان کے مکاتیب گلشن وحدت کے نام سے شائع ہوئے، جامع شیخ محمد مراد کشمیری ہیں اور ان کی تعداد ۱۰۹ ہے۔ ادبی لحاظ سے یہ مکاتیب بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ مجموعہ مکاتیب بھی جہان امام ربانی میں شائع ہوا ہے۔ وحدت گل کے احوال و آثار کے لیے راقم کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ الجنات الثمانیہ اور اس کا مصنف، درفکر و نظر، جلد۴۶۔ شمارہ ۳، ص :۹۱۔۱۰۴

۴۴۔ گلشن وحدت مکتوب: ۴۴، ۴۷، ۵۶

۴۵۔ حضرت مظہر جان جاناں (۱۱۱۱ھ۔۱۱۹۵ھ) کے احوال و آثار کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔
عبدالرزاق قریشی ، مرزا مظہر جان جاناں اور ان کا کلام، دارالمصنفین ، اعظم گڑھ، ۲۰۰۴ء
محمد اقبال مجددی (مرتب) مقامات مظہری، اردو سائنس بورڈ-لاہور
ڈاکٹرسید تبارک علی نقشبندی، مرزا مظہر جان جاناں ان کا عہد اور اردو شاعری، دہلی، ۱۹۸۸ حضرت مظہر کے مکاتیب کے دو مجموعے دستیاب ہیں۔

(الف) عبدالرزاق قریشی (تدوین)، مکاتیب مرزا مظہر جانجاناں، ترجمہ: ڈاکٹر محمد عمر، خدا بخش اورنیٹل پبلک لائبریری پٹنہ ، ۱۹۹۵۔ اس میں ۱۴۷ مکاتیب ہیں اکثر قاضی ثنا اللہ پانی پتی اور آپ کے متعلقین کے نام ہیں۔

(ب) خلیق انجم (مرتب و مترجم)، مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط، مکتبہ برہان، دہلی اس مجموعہ میں مکاتیب کی تعداد ۹۱ ہے۔

۴۶۔ مکاتیب مرزا مظہر جانجاناں، مکتوب ۱۳۳، ص :۱۳۱

☆☆☆☆☆